

سپریم کورٹ رپورٹس (2006) ایس یو پی پی-8 ایس سی آر

ڈسٹرکٹ باز آباد کاری آفس اور دیگران

بنام

جے کشور منٹی اور دیگران

10 نومبر 2006

(ایس۔ بی۔ سنہا اور دلویر بھنڈاری، جسٹس صاحبان)

ہندوستان کا آئین۔ مرکزی حکومت کی طرف سے مالی مدد فراہم کرنے والے معذور افراد کی باز آباد کاری کے لیے آرٹیکل 142-اسکیم۔ ریاستی حکومت کے ملازمین کی تنخواہ کے پیمانے کے ساتھ مراکز میں ملازمت کرنے والے کارکنوں کے لیے ریاست میں قائم ضلعی باز آباد کاری مراکز۔ کارکنوں کی طرف سے مرکزی انتظامی ٹریبونل کے سامنے درخواستیں تاکہ یہ مانا جاسکے کہ وہ مرکزی حکومت کے ملازمین ہیں۔ ٹریبونل اور عدالت عالیہ کا مؤقف ہے کہ کارکن مرکزی حکومت کے ملازمین ہیں۔ حق کی درستگی، حقائق پر، ٹریبونل نے وجوہات نہیں بتائیں یا/اور دستیاب مواد کا تجزیہ نہیں کیا اس سے پہلے کہ وہ مرکزی حکومت کے ملازمین ہیں۔ تاہم، بندش کی وجہ سے اسکیم، آئین کے آرٹیکل 142 کے تحت دائرہ اختیار کو مدعو کرتے ہوئے، مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے ذریعہ کارکنوں کو ضم کرنے کے لیے دی گئی مناسب ہدایات۔ معذور افراد (مساوی مواقع، حقوق کا تحفظ اور مکمل شرکت) ایکٹ، 1995۔

مرکزی حکومت نے مالی مدد فراہم کرتے ہوئے معذور افراد کی باز آباد کاری کے لیے ایک اسکیم متعارف کرائی تھی۔ اسکیم کے تحت شروع کیے گئے مختلف پائلٹ پروجیکٹوں کو انجام دینے کے لیے ریاستوں میں کئی ضلعی باز آباد کاری مراکز قائم کیے گئے۔ ریاستی حکومتوں کے افسران کو پروجیکٹ کو آرڈینیٹرز کے طور پر مقرر کیا گیا اور کئی کارکنوں کو ریاستی حکومت کے ملازمین کی تنخواہ کے پیمانے کے ساتھ مراکز میں ملازمت دی گئی۔

جواب دہندگان۔ کارکنوں نے مرکزی انتظامی ٹریبونل کے سامنے درخواستیں دائر کیں جن میں کہا گیا کہ وہ مرکزی حکومت کے ملازم ہیں اور اس لیے مرکزی حکومت کے ملازمین کی خدمات کے شرائط و ضوابط ان پر لاگو کیے

جانے چاہئیں۔ اپیل گزاروں نے درخواستوں پر غور کرنے کے لیے ٹریبونل کے دائرہ اختیار پر ابتدائی اعتراض اٹھایا جس میں کہا گیا کہ وہ ریاستی حکومت کے ملازم ہیں۔ ٹریبونل نے جواب دہندگان کی درخواستوں کو یہ کہتے ہوئے منظور کر لیا کہ وہ مرکزی حکومت کے ملازمین ہیں کیونکہ باز آباد کاری مراکز براہ راست کنٹرول میں ہیں اور مرکزی حکومت کی طرف سے مالی اعانت فراہم کی جاتی ہے۔ اپیل کنندہ کی طرف سے عدالت عالیہ میں دائر تحریری درخواستیں خارج کر دی گئیں۔

اس عدالت میں اپیل میں، اپیل گزاروں نے دعویٰ کیا کہ جواب دہندگان ریاستوں کے ملازمین ہیں؛ کہ آجر۔ ملازم کے تعلقات کا تعین کرنے کے لیے غلط ٹیسٹ کا اطلاق کیا گیا تھا؛ اور یہ کہ ملازمین پرموٹر کنٹرول ریاستی حکومت کے پاس ہے۔ اپیل گزاروں نے عدالت کو مطلع کیا کہ اس کے بعد سے منصوبے ختم ہو چکے ہیں اور یکم اپریل 2006 سے تنخواہوں کی ادائیگی کے لیے کوئی بجٹ کی فراہمی نہیں کی گئی ہے۔

جواب دہندگان نے دعویٰ کیا کہ وہ مرکزی حکومت کے ملازمین ہیں۔ جواب دہندگان نے عدالت سے اپیل کی کہ منصوبوں میں ان کے سالوں کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے، اسکیم کو یا تو جاری رکھنے کی ہدایت کی جانی چاہیے یا انہیں مرکزی حکومت یا ریاستی حکومتوں کے ذریعے جذب کرنے کی ہدایت کی جاسکتی ہے۔

اپیلوں کو ہدایات کے ساتھ نمٹانا، عدالت

فیصلہ: 1.1 پارلیمنٹ نے معذور افراد (مساوی مواقع، حقوق کا تحفظ اور مکمل شرکت) ایکٹ، 1995 نافذ کیا۔ یہ قانون مرکزی اور ریاستی حکومت دونوں پر معذور افراد کی مکمل شرکت اور مساوات کے اعلان کو نافذ کرنے کے لیے نافذ کیا گیا تھا۔ اس کی دفعات کا نفاذ ریاستی حکومتوں کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ ملازمین مرکزی حکومت کے ملازمین صرف اس وجہ سے نہیں بنتے کہ اس پر وجیکٹ کا تصور اس نے کیا تھا یا وہ وقتاً فوقتاً ہدایات دیتا تھا۔ آجر اور ملازمین کے تعلقات کے تعین کے لیے، ہر معاملے میں شامل فیکچرل میٹرکس کو مد نظر رکھتے ہوئے الگ الگ ٹیسٹ کا اطلاق کرنا پڑ سکتا ہے۔ فریقین نے مرکزی انتظامی ٹریبونل کے سامنے کوئی زبانی ثبوت پیش نہیں کیا۔ ٹریبونل نے رائے دی کہ جواب دہندگان دستیاب مواد کی کوئی وجہ اور تجزیہ بتائے بغیر مرکزی حکومت کے ملازمین ہیں۔ (1018-ڈی۔ایف۔جی)

نیلگیری کوپ۔ مارکننگ سوسائٹی بمقابلہ اسٹیٹ آف ٹی این اور دیگر، (2004) 3 ایس سی سی 514؛ ہلدیہ ریفائنری کینٹین ایمپلائز یونین اور دیگر۔ بنام بھارتیہ آئل کارپوریشن لمیٹڈ اور دیگران (2005) 5 ایس سی سی 51؛ ریاست کرناٹک اور دیگر بنام کے جی ایس ڈی کینٹین ایمپلائز ویلفیئر ایسوسی ایشن۔ اور دیگر، (2006) 1 ایس سی سی 567 کا حوالہ دیا گیا ہے۔

1-3۔ آئین بھارت کے آرٹیکل 142 کے تحت دائرہ اختیار کو مدعو کرتے ہوئے، مرکزی حکومت کے تحت کسی بھی پروجیکٹ کی خدمت کرنے کے خواہاں جواب دہندگان کو مرکزی حکومت جذب کر سکتی ہے۔ وہ جواب دہندگان جنہوں نے ریاستوں کے ساتھ اپنی ملازمت کا انتخاب کیا انہیں ریاستیں اسی شرائط و ضوابط پر ضم کر لیں گی۔ (1019-G,H: 1010-A-C)

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار فیصلہ: 2002 کی دیوانی اپیل نمبر 7999

کلکتہ میں عدالت عالیہ آف عدلیہ کے W.P.C.T نمبر 280/2001 کے فیصلے اور حکم سے

کے ساتھ

2003 کا سی اے نمبر 4313-4319

اپیل کنندہ کے لیے ٹی ایس دوایا، ورونا بھنڈاری لگنائی، شلپا سنگھ، ڈی ایس مہرا اور سری کانت این تردل۔ جے دیپ گپتا، تپیش رے، پی وشوناتھ شیٹی، ڈی بھرت کمار، عظیم ایچ لاسکر، اہمچیت سین گپتا، ستیش وگ۔ وکاس روزی پورہ، ای سی ودیا ساگر اور سنجے آر ہیگڑے جواب دہندگان کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایس بی سنہا، جسٹس یونین آف بھارت نے معذور افراد کی باز آباد کاری کے لیے ایک اسکیم دائر کی۔ یہ

پروجیکٹ مرکزی حکومت/ یونین آف بھارت کی مالی مدد سے شروع ہوا۔ مکمل مالی امداد میں 1993 تک توسیع کی گئی تھی، جس کے بعد مرکزی حکومت نے صرف 50 فیصد مالی امداد فراہم کی تھی۔ تاہم یونین آف بھارت نے 31.1.1998 سے اس منصوبے کا پورا مالی بوجھ اٹھایا۔

پائلٹ پروجیکٹ شروع کیے گئے جن کے تحت ملک کی کئی ریاستوں میں مراکز قائم کیے گئے تاکہ معذور آبادی کو درکار خدمات کی نشاندہی کی جاسکے، ان خدمات کو ان تک پہنچانے کے لیے درکار افرادی قوت کی مدد کی جاسکے یا افرادی قوت وغیرہ کی اقسام کے لیے طریقہ کار وضع کیا جاسکے۔ ایسے مراکز میں سے ایک ریاست مغربی بنگال کے کھڑگ پور میں ودیگر ریاست کرناٹک کے ضلع میسور میں قائم کیا گیا تھا۔ مذکورہ منصوبوں پر عمل درآمد کے مقصد سے ایک پراجیکٹ کو آرڈینیشن کمیٹی تشکیل دی گئی۔ تفصیلی رہنما خطوط کا ایک مجموعہ تقسیم کیا گیا۔ پروجیکٹ کو آرڈینیشن پروجیکٹ کو نافذ کرنے والی مرکزی ایجنسی ہوگی اور ریاستی سطح کی مشاورتی کمیٹی کے ممبر سکریٹری کے بذریعہ کام کرے گی۔ اس اسکیم کو یونین آف بھارت کے جوائنٹ سکریٹری نے متعلقہ ریاستی حکومتوں کے ساتھ تقسیم کیا تھا۔ معذوروں کے لیے خدمات کا کل پیکیج کمیونٹی میں بیداری سے شروع ہوتا ہے اور ان کی معاشی باز آباد کاری کے ساتھ ختم ہوتا ہے جس میں درج ذیل عناصر شامل ہوتے ہیں:-

- “(1) معذوروں کی فلاح و بہبود کے اقدامات میں کمیونٹی کی شرکت حاصل کرنے کے لیے معذور آبادی کے بارے میں کمیونٹی بیداری پیدا کرنا۔
- (2) معذور بچے کی گھریلو دیکھ بھال اور انتظام کے بارے میں والدین کی مشاورت۔
- (3) معذوروں کی روک تھام، جلد پتہ لگانے اور علاج کے امکانات کے بارے میں معلومات کے پھیلاؤ کو فروغ دینا۔
- (4) معذوریوں کی جانچ اور ابتدائی حوالہ جات کے انتظامات۔
- (5) طبی یا جراحی مداخلت سمیت جسمانی باز آباد کاری کے انتظامات۔
- (6) معذور بچوں کو عام اسکولوں کے شیڈول اور قیام یا جہاں بھی ضروری ہو خصوصی اسکولوں میں ضم کرنا۔
- (7) معذوروں کے لیے پیشہ ورانہ تربیت کی توضیح۔
- (8) معذوروں کے مربوط اور محفوظ حالات دونوں میں روزگاری رہنمائی اور تعیناتی کی خدمات۔”

پروجیکٹ کے لیے بھرتی کے لیے موزوں پائے جانے والے ملازمین کا زمرہ یہ تھا: (1) کمیونٹی ہیلتھ ورکرز؛ اور (2) آنگنواڑی ورکرز۔ اسکیم میں تصور کیا گیا کہ فراہم کردہ بنیادی ڈھانچے کے ساتھ پائلٹ اسکیم کو ریاستی حکومتوں کے ذریعے پروجیکٹ کو جاری رکھنے کے ارادے سے استعمال کیا جانا چاہیے۔ توقع کی جارہی تھی کہ ان پائلٹ پروجیکٹوں کے لیے بنائے گئے بنیادی ڈھانچے مستقبل کے پائلٹ پروجیکٹوں اور اسی طرح کے مراکز کے لیے مطلوبہ افرادی قوت کی تربیت کے لیے مفید ثابت ہوں گے جو ریاستی حکومتیں قائم کرنا چاہیں گی۔ باز آباد کاری مراکز کے پروجیکٹ کو آرڈینیٹر مغربی بنگال اور کرناٹک ریاستوں کی ریاستی حکومتوں کے افسران تھے۔ انہوں نے مذکورہ باز آباد کاری مراکز کے لیے ملازمین کا انتخاب کیا۔ ملازمین کو تنخواہ 600 روپیہ کے پیمانے سے Rs 600-60-1100-50-5600 پیشکش کی گئی۔ بلاشبہ وہ ایک طویل عرصے سے کام کر رہے ہیں۔ ابتدائی طور پر جیسا کہ یہاں پہلے دیکھا گیا ہے، اگرچہ فنڈز کسی بیرونی ایجنسی کے ذریعے فراہم کیے گئے تھے، لیکن انہیں مرکزی حکومت نے اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔ مقرر کردہ ملازمین کی سروس کے شرائط و ضوابط ریاستی حکومتوں کے ملازمین پر لاگو قوانین کے تحت ہوتے تھے۔ ریاستی حکومت کے ملازمین پر لاگو تنخواہ کے پیمانے کا اطلاق ان کے معاملے پر بھی کیا گیا۔ تاہم، ملازمین نے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، کلکتہ اور بنگلور میں کرناٹک کے سامنے اصل درخواستیں دائر کیں، جس میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ وہ مرکزی حکومت کے ملازمین ہونے کے ناطے، مرکزی حکومت پر لاگو خدمات کے شرائط و ضوابط ان کے معاملے میں بھی لاگو ہونے چاہئیں۔ ٹریبونل کے دائرہ اختیار کے حوالے سے ابتدائی اعتراض اس بنیاد پر لیا گیا تھا کہ درخواست دہندگان ریاستی حکومتوں کے ملازمین تھے۔ 14.7.2000 کے ایک فیصلے اور حکم کے ذریعے، ٹریبونل نے فیصلہ دیا:-

"12۔۔۔۔۔ لہذا، ہماری واضح رائے ہے کہ درخواست دہندگان کو مرکزی حکومت کے لیے اور اس کی طرف سے پروجیکٹ آفیسر کے ذریعے مقرر کیا گیا تھا اور مرکزی حکومت کا ڈی آر سی پر براہ راست کنٹرول تھا اور فنڈ مرکزی حکومت کے ذریعے فراہم کیا جا رہا ہے اور ہم حقائق سے مطمئن ہیں کہ پہلی نظر میں یہ آجر اور ملازم کے درمیان تعلقات کے تعین کے لیے ہے جو اس معاملے میں موجود ہے؛ مرکزی حکومت درخواست دہندگان کی آجر ہے اور ملازمین مرکزی حکومت کے ملازمین ہونے کا دعویٰ کرنے کے حقدار ہیں۔ مذکورہ بالا حالات کے پیش نظر، ہم دیکھتے ہیں کہ اس معاملے میں کوئی تنازعہ نہیں ہو سکتا کہ ٹریبونل کے پاس ان درخواست دہندگان کی شکایات کا فیصلہ کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے جنہیں براہ راست مرکزی حکومت نے مقرر کیا تھا اور جن پر مرکزی حکومت کا کنٹرول ہے۔ یہ سچ ہے کہ مذکورہ درخواست دہندگان کو حکومت مغربی بنگال کی طرف سے مقرر کردہ شرح کے مطابق تنخواہ اور

الائٹس مل رہے ہیں۔ یہ پایا گیا ہے کہ حکومت مغربی بنگال کی طرف سے مقرر کردہ پیمانے کو متعلقہ حکام نے اس اسکیم کے تحت اپنایا ہے۔ لہذا، ریاستی حکومت کے پیمانے کو مثبتیت سے درخواست دہندگان کو اسکیم کے تحت مرکزی حکومت کے ملازمین کی حیثیت کے حق سے محروم نہیں کیا جاتا ہے۔

13۔۔۔۔ مذکورہ بالا حالات کے پیش نظر ہمارا خیال ہے کہ درخواست دہندگان مرکزی حکومت کے

ملازمین ہیں

حالانکہ ان کی تنخواہ ریاستی حکومت کے پیمانے کے مطابق ادا کی جا رہی ہے۔ اوپر بیان کردہ حالات میں، ہم جواب دہندگان کو ہدایت کے ساتھ درخواست کی اجازت دیتے ہیں کہ وہ مذکورہ درخواست دہندگان کو مرکزی حکومت کے ملازمین کے طور پر سمجھیں اور درخواست دہندگان کو تنخواہ، پروویڈنٹ فنڈ وغیرہ کے حوالے سے قواعد کے مطابق فوری طور پر ریلیف فراہم کریں۔ کوئی قیمت نہیں۔"

یہاں اپیل گزاروں کی طرف سے دائر کی گئی ایک عرضی درخواست کو کلکتہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے متنازعہ حکم کی وجہ سے مسترد کر دیا ہے۔ ڈویژن بنچ نے اگرچہ فریقین کی استدعاؤں کے ساتھ ساتھ بار میں کی گئی عرضیوں کو بھی بڑی تفصیلات پر دیکھا، لیکن محض فیصلہ دیا:-

"ہم نے متعلقہ فریقین کی جانب سے کی گئی عرضیوں پر غور سے غور کیا ہے اور ہم یہاں نجی جواب دہندگان کی حیثیت کے حوالے سے علمی ٹریبونل کے نتائج سے اتفاق کرنے کے لیے مائل ہیں۔ ضلعی باز آبادکاری مراکز کے لیے پائلٹ پروجیکٹس کے قیام کی اسکیم واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ یہ وزارت سماجی بہبود، حکومت بھارت کی ایک اسکیم تھی اور ریاستی حکومت محض سماجی بہبود ڈائریکٹوریٹ کے اپنے افسران کے بذریعہ عمل درآمد کرنے والی ایجنسی تھی۔ فنڈنگ اور بھرتی کا پورا عمل اور کام کرنے کا طریقہ، جیسا کہ اسکیم میں فراہم کیا گیا ہے، مرکزی حکومت کے براہ راست کنٹرول میں ہے، اور یہاں تک کہ ریاستی سطح کی مشاورتی کمیٹی، جس کی صدارت محکمہ سماجی بہبود کے سیکریٹری کو کرنی تھی، کو ضلعی باز آبادکاری مرکز کے کام کاج کی وقتاً فوقتاً رپورٹ مرکزی حکومت کو بھیجنے کی ضرورت تھی۔

اپیل کنندہ کی جانب سے پیش ہوئے ماہر وکیل مسٹر دوایا نے دلیل دی کہ مرکزی حکومت کی طرف سے شروع کی گئی اسکیم کو مد نظر رکھتے ہوئے، جس طریقے سے فنڈز حاصل کیے گئے اور اسکیم پر عمل درآمد کیا گیا، یہ واضح ہے

کہ جواب دہندگان بالترتیب ریاست مغربی بنگال اور ریاست کرناٹک کے ملازمین تھے۔ یہ پیش کیا گیا کہ کسی بھی صورت میں چونکہ یہ منصوبہ یکم اپریل 2006 سے ختم ہو چکا ہے اور اس لیے ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی کے لیے کوئی بجٹ کی دفعات نہیں کی گئی ہیں، اس لیے اس عدالت کو ایک مناسب حکم جاری کرنا چاہیے۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل اور عدالت عالیہ نے آجر اور ملازم کے تعلقات کا تعین کرنے میں غلط امتحانات کا اطلاق کیا اور اس بات پر غور کرنے میں ناکام رہے کہ ملازمین پر موثر کنٹرول ریاستی حکومتوں کے پاس ہے نہ کہ مرکزی حکومت کے پاس۔ جناب دواہیا نے یہ بھی نشاندہی کی ہے کہ کچھ ریاستی حکومتوں مثلاً ریاست چھتیس گڑھ، راجستھان اور تمل ناڈو نے اپنے طور پر اسی طرح کے منصوبے شروع کیے ہیں۔

دوسری طرف ریاست مغربی بنگال اور ریاست کرناٹک کی جانب سے پیش ہوئے سینئر وکیل مسٹر جے دیپ گپتا اور مسٹر پی وشونا تھشیٹی نے متنازع فیصلوں کی حمایت کی۔

اس کے علاوہ، انہوں نے اپیل کی کہ جواب دہندگان کے پروجیکٹوں میں خدمات انجام دینے کے سالوں کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے، اسکیم کو یا تو جاری رکھنے کی ہدایت کی جانی چاہیے یا ملازمین کو مرکزی حکومت یا مغربی بنگال کرناٹک کی ریاستی حکومتوں کے ذریعے شامل کرنے کی ہدایت کی جانی چاہیے، جیسا بھی معاملہ ہو۔

13.9.2006 کے ایک آرڈر کے ذریعے، ہم نے درج ذیل درج کیا:-

“یونین کی جانب سے پیش ہوئے ماہر وکیل مسٹر ٹی ایس دواہیا نے ایک بیان دیا ہے کہ مرکزی حکومت نے 1.4.2006 سے کوئی فنڈ جاری کرنا بند کر دیا ہے۔ اس طرف سے ہماری طرف سے کیے گئے ایک سوال پر بار میں کہا گیا کہ جہاں تک ریاست مغربی بنگال کے ملازمین کا تعلق ہے، انہیں جولائی 2006 تک تنخواہ دی گئی ہے اور جہاں تک ریاست کرناٹک میں کام کرنے والے ملازمین کا تعلق ہے، انہیں اگست 2006 تک تنخواہ دی گئی ہے۔ ہمیں یہ سمجھنے کے لیے کہا گیا ہے کہ یہاں جواب دہندگان کو تنخواہ صرف پچھلے سال کے بجٹ سے اس کے پاس دستیاب اضافی فنڈ سے تقسیم کر سکتی ہے اور مرکزی حکومت کی طرف سے گرانٹ کے رکنے کے پیش نظر یہ رقم اب ختم ہو چکی ہے۔

ہم ریاست کرناٹک کے ساتھ ساتھ ریاست مغربی بنگال کو بھی ہدایت دیتے ہیں کہ وہ حلف پر یہ بتائیں کہ کیا وہ اس اسکیم کے بدلے میں منصوبوں کو جاری رکھنا چاہیں گے جیسا کہ چھتیس گڑھ، راجستھان اور تامل ناڈو کی ریاستوں نے کیا ہے۔ مرکزی حکومت کے ماہر وکیل، ریاست تمل ناڈو، راجستھان یا چھتیس گڑھ، جیسا بھی معاملہ ہو، کے ذریعے اپنائے گئے پروجیکٹ کی ایک کاپی، ریاست مغربی بنگال کی جانب سے پیش ہونے والے ماہر سینئر وکیل جناب تپاس رے اور ریاست کرناٹک کی جانب سے پیش ہونے والے ماہر وکیل جناب سنجے ہیگڑے کے حوالے کریں گے تاکہ وہ ہدایات حاصل کر سکیں کہ آیا ان کی ریاستیں مذکورہ ریاستوں کی طرف سے اپنائی گئی شرائط پر مذکورہ پروجیکٹوں کو جاری رکھنے کے لیے تیار ہیں یا نہیں۔

ہم حکومت بھارت کو یہ بھی ہدایت دیں گے کہ وہ ایک بیان حلفی داخل کرے کہ اس منصوبے کو کم از کم زائد کچھ وقت تک جاری رکھنے کے لیے اس کی طرف سے کیا اقدامات، اگر کوئی ہوں تو، قابل عمل ہیں تاکہ ریاستوں کے موجودہ منصوبے کو جاری رکھنے میں ناکامی کا اظہار کرنے کی صورت میں اس عدالت کے ذریعے اس مسئلے کا حل تلاش کیا جاسکے۔ ہم جواب دہندگان کو یہ بیان حلفی داخل کرنے کی بھی ہدایت کرتے ہیں کہ آیا وہ مرکزی حکومت کے زیر انتظام دیگر منصوبوں کی خدمت کے لیے تیار اور تیار ہیں، اگر دوسری طرف حکومت مغربی بنگال اور حکومت منصوبوں کو جاری رکھنے کے لیے تیار اور تیار نہیں ہیں۔

ریاست مغربی بنگال کے سماجی بہبود کے محکمے اور ریاست کرناٹک کے ڈائریکٹر بھی 26.9.2006 کے ذریعے پروجیکٹ کے حوالے سے اسٹیٹس رپورٹ داخل کریں گے۔

مذکورہ ہدایت کے مطابق، سماجی بہبود کے ڈائریکٹر کے ساتھ ساتھ مغربی بنگال اور کرناٹک ریاستوں کے سماجی بہبود کے محکموں کے سکریٹریوں نے بھی اپنی متعلقہ صورتحال کی رپورٹ داخل کی ہے۔ متعلقہ ریاستی حکومتوں کے مطابق، وہ اس

منصوبے کو سنبھالنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ ریاستی حکومتیں دیگر منصوبے چلائیں اور غیر سرکاری تنظیموں کو بھی مناسب فنڈز فراہم کریں جو اس میدان میں کام کر رہی ہیں اور اس طرح منصوبوں کو صرف مرکزی حکومت کے ذریعے جاری رکھنے کی ہدایت کی جانی چاہیے۔

اپنے جوابی حلف نامے میں، ریاست مغربی بنگال نے، دیگر باتوں کے ساتھ، دعویٰ کیا کہ مرکزی حکومت مڈناپور ضلع میں چار دیگر منصوبے چلا رہی ہے۔ ریاستی حکومتوں کے پاس دیگر منصوبے ہیں جن کے لیے سالانہ 6 کروڑ روپے کی حد تک بجٹ کی دفعات ہیں۔ اور اس طرح شدید مالی رکاوٹوں کے پیش نظر، موجودہ جیسے منصوبوں کو جاری رکھنے سے کوئی مقصد پورا نہیں ہوگا۔ ریاست کرناٹک کی طرف سے بھی تقریباً اسی اثر سے ایک بیان حلفی دائر کیا گیا ہے۔

پارلیمنٹ نے معذور افراد (مساوی مواقع، حقوق کا تحفظ اور مکمل شرکت) ایکٹ، 1995 نافذ کیا۔ یہ قانون مرکزی اور ریاستی دونوں حکومتوں پر معذور افراد کی مکمل شرکت اور مساوات کے اعلان کو نافذ کرنے کے لیے نافذ کیا گیا تھا۔ اس کی دفعات کا نفاذ ریاستی حکومتوں کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ مرکزی حکومتوں نے ایک اسکیم کے ذریعے مختلف ریاستوں کے مختلف مراکز پر پروجیکٹ شروع کیے تھے۔ مذکورہ پروجیکٹوں کے لیے فنڈز ابتدائی طور پر مرکزی حکومت کی طرف سے آئے تھے۔ ایک پائلٹ پروجیکٹ کا مقصد ہم نے پہلے بھی یہاں دیکھا ہے۔ جن لوگوں کے فائدے کے لیے باز آباد کاری مراکز شروع کیے گئے تھے، ان کا کنٹرول متعلقہ ریاستی حکومتوں کے پاس تھا۔

ملازمین مرکزی حکومت کے ملازمین صرف اس وجہ سے نہیں بنتے کہ اس پروجیکٹ کا تصور اس نے کیا تھا یا وہ وقتاً فوقتاً ہدایات دیتا تھا۔ وہ ٹیسٹ جو 'آجراور ملازم' کے تعلقات کا تعین کرنے کے لیے فیصلہ کن ہوتے ہیں وہ معروف ہیں یعنی فنکشنل ٹیسٹ یا کنٹرول ٹیسٹ یا تنظیمی ٹیسٹ وغیرہ۔ آجراور ملازمین کے تعلقات کا تعین کے لیے، ہر معاملے میں شامل فیکچورل میٹرکس کے حوالے سے الگ الگ ٹیسٹ کا اطلاق کرنا پڑ سکتا ہے۔ فریقین نے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے سامنے کوئی زبانی ثبوت پیش نہیں کیا۔ مرکزی انتظامیہ ٹریبونل نے اگرچہ اس عدالت کے کچھ فیصلوں کا حوالہ دیا، لیکن ان کا اطلاق کیے بغیر رائے دی کہ جواب دہندگان مرکزی حکومت کے ملازمین ہیں۔ اس لیے کوئی وجہ نہیں بتائی گئی ہے۔ دستیاب مواد کا کوئی تجزیہ نہیں کیا گیا۔

اس عدالت نے ورک مین آف نیلگیری کوپ میں اس سوال پر غور کیا ہے۔ ایم کے ٹی سوسائٹی بمقابلہ اسٹیٹ آف ٹی این اور دیگران، (2004) 3 ایس سی سی 514، جس میں یہ منعقد کیا گیا ہے:-

"پریشان کن سوالات کا تعین کرنا کہ آیا معاہدہ خدمت کا معاہدہ ہے یا خدمت کا معاہدہ اور آیا متعلقہ ملازمین ٹھیکیداروں کے ملازمین ہیں، کبھی بھی آسان کام نہیں رہا ہے۔ اس عدالت کے کسی بھی فیصلے میں کوئی سخت اور تیز قاعدہ نہیں دیا گیا ہے اور نہ ہی ایسا کرنا ممکن ہے۔ ہر معاملے میں سوال کا جواب اس میں شامل حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے دیا جانا چاہیے۔ کوئی بھی ٹیسٹ۔ چاہے وہ کنٹرول ٹیسٹ ہو، چاہے وہ تنظیم ہو یا کوئی اور ٹیسٹ۔ آجر اور ملازم کے عدالتی تعلقات کے تعین کے لیے فیصلہ کن عنصر نہیں سمجھا گیا ہے۔

(دیکھیں ہلدیہ ریفائزری کینیٹین ایسپلائز یونین اور دیگر بنام بھارتیہ آئل کارپوریشن لمیٹڈ اور دیگران، (2005) 5 ایس سی سی 51)

ریاست کرناٹک اور دیگران بنام جی ایس ڈی کینیٹین ملازمین ویلفیئر ایسوسی ایشن اور دیگر، (2006) 1 ایس سی سی 567، عدالت نے فیصلہ دیا:-

“تاہم، ہم اس بات کی نشاندہی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ اس نوعیت کے معاملے میں ایک صنعتی جج کو بھی اس نتیجے پر پہنچنے میں کچھ دشواری ہو سکتی ہے کہ کینیٹین کے ملازمین تمام ارادوں اور مقاصد کے لیے پرنسپل آجر کے ملازمین ہیں۔”

اس لیے ہم احترام کے ساتھ مرکزی انتظامیہ ٹریبونل اور عدالت عالیہ کے ڈویژن بنج کے نتائج سے اتفاق کرنے سے قاصر ہیں۔

ایک سوال پیدا ہوا ہے کہ آیا یہ ملازمین ریاست مغربی بنگال کے ملازمین ہیں یا ضلعی باز آباد کاری مراکز کے۔ ہماری طرف سے منظور کیے جانے والے مجوزہ حکم کے پیش نظر، ہو سکتا ہے کہ اس ریاست میں اس کی تائید نہ کی جائے کیونکہ ہماری رائے ہے کہ ان منصوبوں کو ریاست مغربی بنگال اور ریاست کرناٹک کے ذریعے جاری رکھا جانا چاہیے۔ اگر ریاستیں اس منصوبے کو بند کرنا مناسب سمجھتی ہیں تو بھی باز آباد کاری مراکز میں کام کرنے والے ملازمین کی خدمات جاری رکھنی چاہئیں۔

تاہم، اس نوعیت کے معاملے میں، ہم سمجھتے ہیں کہ آئین بھارت کے آرٹیکل 142 کے تحت اپنے دائرہ اختیار کو استعمال کرنا قرین مصلحت ہے۔ مرکزی حکومت نے واضح طور پر کہا ہے کہ وہ ملازمین جو مرکزی حکومت کے تحت ملازمت کا انتخاب کریں گے، انہیں اس کے جاری منصوبوں میں جگہ دی جاسکتی ہے۔ اس کے مطابق یا اس کو آگے بڑھاتے ہوئے، متعلقہ ملازمین جنہوں نے مرکزی حکومت کے تحت کسی بھی پروجیکٹ کی خدمت کرنے کے لیے جھکاؤ ظاہر کرنے والے حلف نامے کی تصدیق کی ہے، اس کے ذریعے شامل کیے جاسکتے ہیں۔ مرکزی حکومت ان ملازمین کی خدمات کو اپنے کسی بھی پروجیکٹ میں استعمال کر سکتی ہے۔ تاہم انہیں اسی پیمانے پر تنخواہیں دی جاتی رہیں گی۔ ان کے تجربے پر ان کی سناریو کی تعیین کے مقصد کے لیے بھی غور کیا جاسکتا ہے، یقیناً کسی بھی اصول کے تابع جو میدان میں چل رہا ہے۔ دیگر تمام مالی فوائد بشمول سپر اینیوٹری فوائد کا تحفظ کیا جانا چاہیے۔ تاہم، یہ واضح کیا جاتا ہے کہ مرکزی حکومت کے تحت اس طرح کی ملازمت عارضی اور ذاتی آسامیاں ہوں گی جو متعلقہ ملازمین کی سبکدوشی کے ساتھ ختم ہو جائیں گی۔

اسی طرح وہ جواب دہندگان جنہوں نے ریاست مغربی بنگال یا ریاست کرناٹک کے ساتھ اپنی ملازمت کا انتخاب کیا ہے، جیسا کہ معاملہ ہو، مغربی بنگال اور کرناٹک کی ریاستیں، جیسا کہ معاملہ ہو، ان ہی شرائط و ضوابط پر شامل ہوں گی جن کا یہاں پہلے حوالہ دیا گیا ہے۔

ہماری طرف سے منظور کردہ حکم کی نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے، یہ واضح کیا جاتا ہے کہ اسے ایک مثال کے طور پر نہیں مانا جائے گا۔ ہم یہ بھی واضح کرتے ہیں کہ یہ احکامات ہماری طرف سے فریقین کے موقف کو مد نظر رکھتے ہوئے منظور کیے گئے ہیں۔ ان اپیلوں کو مذکورہ بالا ہدایات کے ساتھ نمٹا دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

درخواستیں نمٹا دی گئیں۔

بی۔ ایس



